227

شکشاولی رامائن

جسمین

شاعر نکتہ ایجاد و مصنف تصانیف کثیر التعداد جناب منشی رام سہائے صاحب تمنا

ساکن محلہ نوبستہ شہر لکھنؤ ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع اٹاوہ (اودھ)

نے

مہاراج ادھراج سری رامچندر جی کی قدرت نمائیون کے

مقدس حالات کو زیور نظم سے آراستہ و پیراستہ کر کے اہل زمانہ کیلئے

اخلاقی نصائح کا ایک قیمتی تحفہ بنایا ہے

باراول

ہند پریس لکھنؤ واقع وکٹوریہ اسٹریٹ مین طبع ہوئی

سنہ ۱۹۰۷ء

تعداد طبع ۱۲۰۰ جلد — حق تصنیف محفوظ ہے — قیمت مجلد ۲؍

سوہیں رام سیتا بھرت لکھن شترہن ساتھ ۔ بائیں ہاتھ بکرم کھڑے گدا چنور لیئے ہاتھ



شنکشاولی راماین

شری گنیشائے نموتمہ

رام نام مہاتم

رام کا نام ہے آرام کا دینے والا
ہے یہ وہ نام کہ ہے نام کا دینے والا

دھیان کا گیان کا دھن دھام کا دینے والا
دولت و حشمت و اکرام کا دینے والا

رام رام ایسی صدا ہے جو زباں سے نکلے
حوصلہ دل کا جو ہے امن و اماں سے نکلے

رام کا نام ہے آرام دہ اہل جہان
نام نامی جو یہ ہو شام و سحر ورد زبان

اسم اعظم ہے یہ وہ جس سے ہو مشکل آسان
جلوۂ روئے حقیقت رہے نظروں میں عیاں

دم ہے جبتک سحر و شام نمو رام کہو
جب کہو رام کہو رام کہو رام کہو

رام کا نام ہے گلزار حقیقت کی بہار
آب رحمت سے بجھی آتش دردِ آزار

دور ہے دور خزاں اس سے یہ وہ ہے گلزار
نام کے تیج سے روشن ہوا خورشید وقار

جو کہے رام رہیں اوسپہ سدا رام سہائے
جو تمنائے دلی ہے وہی اس نام سے پائے

رام کا نام ہے مہرِ فلکِ خوشحالی
مرتبہ اسکا ہے افضل تو ہے رتبہ عالی
اسکی نورانی نے تاریکیِ دل دھو ڈالی
عظمت اس نام کی ہر چیز ہے دینے والی

رام رام اٹھو کہو رام ہی رام اٹھو کہو
چار بار ایک ہی مصرع میں یہ نام اٹھو کہو

رام کا نام جو لیتا ہے وہ سکھ پاتا ہے
نام یہ بھجے کو کرے جپے کہ یہ سکھ داتا ہے
بعد مُردن سُو بیکنٹھ چلا جاتا ہے
بھاگتا پاپ ہے یہ اسپہ جہاں آتا ہے

لاکھوں پاپی ترے اس نام کو لب سے کہکر
ہم بھی کہتے ہیں بھجو رام کو سب سے کہکر

رام ہے کون جو مشہور ہوا عالم میں
ہے وہی رام جو سینے میں ہے دل میں دم میں
ہے وہی جو کہ رما رہتا ہے تم میں ہم میں
خط میں ہے خال میں ہے زلف سیہ کے خم میں

رام ہر گھٹ میں جو ہر آن ہے بھولو نہ اسے
اپنے مطلب ہی کا جو دھیان ہے بھولو نہ اسے

رام کے نام کی عظمت ہے جہاں میں مشہور
رے سے راحت ہو الم حرف الف سے ہو دور
اسپہ قربان ہوا ہو دل سے دلِ اہلِ شعور
میم سے مال ملے ملک طرب ہو معمور

رام میں ہے جو رکار اوسمیں بسے رام ہی ہیں
جو مکار اسمیں ہے اوسمیں ہی شری جانکی ہیں

دیکھیے دیکھیے یہ نام ہے یا مقصدِ عام
رام کے نام سے موزون جو ہوا ہے یہ کلام
غور فرمائیے کیسا یہ خوشی کا ہے مقا
اسکے ہر لفظ کو ہر نام کی مدحت سے ہے کا

الغرض نام یہ جسکا ہے وہ ہے کون کہو
مالکِ کون و مکان یا ہے وہ ہے کون کہو

باں کانڈ

ہین وہی رام اجودھیا مین ہوا جنکا ظہور
ہین وہی رام ہوئے دیدۂ دشرتھ کے جو نور

ہین وہی رام جو ہین بشن کے اوتار ضرور
شترہن ۔ بھرت لکھمن جنکے ہین بھائی مشہور

ہین وہی رام کہ ماں جنکی تھین کوشلیا جی
ہین یہ وہ ۔ بیاہی گئین جن سے شری سیتا جی

آپ ہی نے کیا پست آکے ستمگاروں کو
جو مناسب تھی سزا دی وہی مکاروں کو

کیا آزاد غم و رنج سے دینداروں کو
دم مین سیدھا کیا ٹیڑھوں کو بد اطواروں کو

راکچھش جگ کو جو برباد کیا کرتے تھے
رام کے بان سے اک آن ہی مین مرتے تھے

تاڑکا پست ہوئی ۔ زیر ہوا آکے سُباہ
رام کے تیر سے آآ کے بھڑا جو بدخواہ

ہوا ماریچ بد افعال بھی دم بھر مین تباہ
اوس نے اکدم مین وہین ملک عدم کی لی راہ

خوش ہوئے انکے گرو شاد ہوئے بشوامتر
بن مین آنند سے آباد ہوئے بشوامتر

صورتِ سنگ اہلیا جو پڑی تھی سرِ راہ
رام نے تار دیا اُسکو بصد عظمت و جاہ

کر دئیے خاکِ کفِ پا سے معاف اُسکے گناہ
جو طلبگارِ مدد آیا ملی اوسکو پناہ

فیض بخشی ہو تو ایسی ہو کرم ایسا ہو
خاک پا ایسی ہو اعجازِ قدم ایسا ہو

رام ہی نے شری شنکر کے دھنک کو توڑا
منزلِ طاقت و ہمت کا نہ رستہ چھوڑا

جانکی جی سے دلی رشتۂ الفت جوڑا
نہ رہ لطف و محبت سے کبھی منہ موڑا

عہد پورا جو جنک جی کا کیا حسب مراد
جانکی جی سے ہوا خانۂ دولت آباد

رام سے اب تو یہ مشہور ہوئے سیتا رام
جگت مات ایسی ہین جنکا ہے کرم شہرۂ عام

جانکی جی سے ہوئی جان کی خیر اور آرام
جگت ایشر جو ہین رام انسے ہین پورے سب کام

دونون ذاتون مین جدائی کا کہین رنگ نہین
شان وحدت مین جو ہو فرق یہ وہ ڈھنگ نہین

شان قدرت کے کرشمے جو نمودار ہوئے
پیش آئی جو ضرورت تو یہ اوتار ہوئے

اودھیا کانڈ

اوٹنہی سے آفاق کی بہبودی کے آثار ہوئے
آدمی بنگئے بھگتون کے مددگار ہوئے

ایسی دکھلائی ہین لیلائین کہ حیران ہے خیال
عقل انسان جو انہین سمجھے۔ کہان ہے یہ مجال

راجہ دسرت نے ضعیفی کے جو دیکھے آثار
طے کیا راج کرین رام بصد عز و وقار

کہا اب تخت حکومت کی ہے خواہش بیکار
کل ادا رسم تلک ہو یہی اچھا ہے بچار

انتظامات جو ہونے لگے حسب دستور
خبر تازہ ہوئی چشم زدن مین مشہور

کیکئی رانی کو لونڈی نے سجھایا جا کر
قول جو ہارے ہین راجہ ہو عمل بھی اون پر

رام تو راج کرین بھرت کرین غم مین بسر
بھرت کو راج دلادو۔ رہین بن مین رگھبر

کیکئی بنکے پریشان گئین شوہر کے جو پاس
وقت شب راجہ نے دیکھا انہین محو غم و یاس

حال پوچھا تو کہا رانی نے وعدے ہون وفا
عہد سے اپنے نہین ٹلتے ہین ارباب صفا

اب مین سہ سکتی نہین صدمۂ تکلیف و جفا
اب دوا دو مجھے ایسی کہ ملے نعمت شفا

بھرت تو راج کرین۔ رام کرین دشت کی سیر
یہ نہو گا تو مری جان کی ہرگز نہین خیر

راجہ یہ سنکے ہوئے مائل تشویش و تعب
رام کو ہو جو اذیت تو تمہین کیا مطلب

کہا مین قول کا پابند ہون لیکن یہ غضب
بھرت ہی راج کرین اسمین ہو مشکل کیا اب

رانی بولین کہ جو مین نے کہا بس ہو قبول
لطف کیا گیسوئے قسمت ہر کو ہو طول فضول

الغرض رام کو بن باس ہوا دوسرے روز
دیکھیے گردش ایام کے چکمے جان سوز

بے محل سارا محل ہو گیا عسرت اندوز
واقعہ ایسا ہے یہ جو ہے نصیحت آموز

رشک کا ضد کا نتیجہ ہے بنائے آفات
ہوے ان عیبون سے نقصان بہت سے ہیہات

عہد بے سوچے ہوئے کب ہے مناسب کرنا
بیوفا سے نہین لازم دم الفت بھرنا

استری کو بھی ہے خاوند سے واجب ڈرنا
جیتے جی چاہیے انسان کو نہ ہرگز مرنا

شک نہین گردش ایام بھی ہے ٹیڑھی کھیر
جب بگڑ جاتی ہے تقدیر کرے کیا تدبیر

کرلیا رام نے بن باس خوشی سے تسلیم
دم رخصت ملے ہر ایک سے باصد تعظیم

راج کو چھوڑ کے ہرگز نہوئے گھر مین مقیم
نہ ملال آیا کسی سے تھا مزاج ایسا حلیم

عمل کام جو اچھے تھے دکھائے کرکے
ورنہ کیا کام تھے مقصود انھین بن کے گھر کے

جانکی جی بھی ہوئین سن کے یہ حالت بیزار
کہا لوگون نے سفر کی ہے یہ منزل دشوار

کہا ہمراہی شوہر کو ہون مین بھی طیار
تم کہان جاوگی گھر مین ہی رہے گھر کی بہار

بھگوتی بولین جو شوہر ہی نہو گھر کیا ہے
ہو بپت پت کو تو لطف زر و زیور کیا ہے

استریِ جسم کے مانند ہے شوہر جان ہے
ساتھ دون ایسی مصیبت مین یہی ارمان ہے
جان ہی گر نہو پھر زیست کا کب سامان ہے
موقعِ خدمتِ مخدوم یہی توہان ہے

راج کے وقت تو سب ساتھ مین ہوتے ہین ساتھی
جب مصیبت ہو تو ہوتا نہین کوئی ساتھی

ہے غضب بن مین سری رام اکیلے جائین
کھیل آرام کے ہم محلون مین کھیلے جائین
رنج و تکلیفِ سفر دشت مین جھیلے جائین
پا پڑ آرام کے رنواس مین بیلے جائین

استری کیا ہے جو ہو پت کی پت مین نہ شریک
ہو نہ غمخوار جو عورت تو ہے اوسکی تضحیک

دیکھیے راج کماری کا خیال اور یہ دھیان
خار صحرا کا نہ کھٹکا تھا نہ خطرے کا گمان
چھوڑنا راحت و آرام کا سمجھا آسان
نہ سواری تھی نہ آرام کا کوئی سامان

تھین جو شوہر کی ہوا خواہ چلین بن کی طرف
پھیر کر رُخ بھی نہ دیکھا گل و گلشن کی طرف

سابقہ رنگ یہ تھا حال کی حالت دیکھو
دھرم کیا پہلے تھا اب اوسکی حقیقت دیکھو
نہ آزادیِ عورات کی صورت دیکھو
زن و شوہر مین نہ وہ سچی محبت دیکھو

زر و زیور مین کمی ہو تو ہے شوہر ناچیز
کام کرنا جو پڑے گھر مین تو ہے گھر ناچیز

استری دھرم کی تعلیم ہے بالکل مفقود
ضابطے جو تھے مقرر وہ ہوئے ہین بے سود
ہین اسی وجہ سے سامانِ خرابی موجود
گر یہی حال رہا دھرم یہ ہوگا نابود

اب تو ہے شور زن و مرد کا یکسان حق ہے
دکھ ہو خاوند کو زن کو نہین غم مطلق ہے

الغرض رام کے بھائی جو لچھمن تھے پیارے
ہوئے طیار سفر کے لیئے وہ بھی بارے
وہ بھی بیچین ہوئے رنج و الم کے مارے
اس ارادے سے نہ باز آسکے ذرا بیچارے
کہا وہ بھائی نہیں ساتھ جو بھائی کا نہ دے
داغ بھگوان برادر کی جدائی کا نہ دے

ایک یہ بھائی تھے۔ اب آج کے بھائی ہیں یہاں
ایک گھر میں ہوئے دس چولھے یہیں ٹھاٹھ عیان
دیکھیں سمجھیں کہ ہیں کلجگ میں یہ کیسے سامان
ہوسکے ٹھوا سے بٹا سب زر و اسباب مکان
بھرت کو دیکھو کہ گدی بھی ملی حشمت بھی
راج پھر بھی نہ کیا۔ رام ہی کی یاد رہی

بھائی لچھمن سا برادر کا ہوا خواہ ہے کون
چاہ سیتا کو جو تھی رام کی وہ چاہ ہے کون
بھرت جی سا کوئی مرد خرد آگاہ ہے کون
استری ایسی پئے شوہر ذیجاہ ہے کون
کام جو کچھ تھے یہ سب مالک آفاق کے ہیں
جو چریتر ان کے ہیں۔ قانون وہ اخلاق کے ہیں

رام کا بن میں مصیبت کا اُٹھانا دیکھو
نہ بلا کھانے کو معقول سا کھانا دیکھو
پا پیادہ شری بیدیہی کا جانا دیکھو
پھر قدم پر خلش خار کا پانا دیکھو
گو تھی تکلیف مگر شاد تھے تینوں ساتھی
مستقل دل تھے۔ تو دنیا کی مصیبت کیا تھی

بھرت جی رام سے ملنے کیلئے آئے تھے
راجہ دشرتھ کے بھی مرنے کی خبر لائے تھے
کام اجودھیا میں پلٹ چلنے کے دکھلائے تھے
اشک آنکھوں میں محبت سے بھی بھر لائے تھے
رام نے آخرش اپنا ہی کہا باصد آہ
باپ کے عہد کا واجب ہے بہر حال نباہ

آجکل دیکھیے جسکو وہ ہے گھبرایا ہوا
جسکو ہے چین ذرا سا وہ بھی اترایا ہوا
کھانا دم بھر نہ ملے چہرہ ہے مرجھایا ہوا
رنج دینے کو یہ دورہ ہے نیا آیا ہوا

بھائیو جو ہین مفید اپنے وہ حالات پڑھو
تلسی داس ایسے بزرگون کے خیالات پڑھو

ایک تو باپ کے مرنیکا الم تھا پرجوش
تیسرے ایسے مسافر تھے جو تھے خانہ بدوش
دوسرے بھرت کی فرقت سے بھی بجا تھے نہ ہوش
چوتھے دشمن بھی نہ تھے صورت آئینہ خموش

ایسی فکرون مین بھی رام اپنی روش سے نہ ٹلے
نہ رُکے منزلِ مقصد کی طرف بڑھ کے چلے

واقعے رام کو پیش آئے بہت پھر سر راہ
تھی غرض جانکی جی کا وہ کرین حال تباہ

ارنیہ کانڈ

سرکشی کے لیئے طیار ہوئے اہل گناہ
چالین راون کی یہ سب تھین جو ہوئین پیش نگاہ

پہلے آ کے دیا سُرپ نکھا نے دھوکا
کاٹی ناک اوسکی لکھمن نے ستم اوسکا روکا

کھر و دوکھن ہوئے پھر آ کے صف آرا پئے جنگ
نہ جما اونکی زبردستی کا میدان مین جو رنگ
خوب دکھلائے ستمگاری و مکاری کے ڈھنگ
ہوگئے دونون جفاکار شری رام سے تنگ

رام کے تیر نے مغرورون کو مارا آخر
موت کے گھاٹ شریرون کو اوتارا آخر

اب تو راون نے نیا اور ستمگر بھیجا
اپنے نزدیک ستمگر نے دلاور بھیجا
اپنے ماموں کو ہرن اچھا بنا کر بھیجا
گھر سے نقصان کیلئے دوسرے کے گھر بھیجا

جانکی جی نے کہا رام سے آہو مارو
یہ شکار اچھا ہے بعد قوت بازو مارو

رام بولے کہ ستمگارون سے یان کھٹکا ہے
بھگوتی بولین بصد ضد یہ بیان کیا ہے
کوئی افسون ہو کہ آہو ہو کہ شے یہ کیا ہے
جا ئیے جا ئیے آہو وہ نظر آتا ہے

رام تو آہو کے پیچھے گئے سا یا بنکر
چال کی آہو نے فی الفور یہ ما یا بنکر

چال کی ایسی ہرن نے کہ وہ بد انداز
جانکی جی نہ اس آواز کا کچھ سمجھین راز
رو یا اسطرح کہ تھی رام کی گویا آواز
جانا تکلیف مین پابستہ ہوا ذرہ نواز

کہا لچھمن سے کہ بھائی کی خبر لو جاکر
اونکو دشمن سے بچا لاؤ مدد پہنچا کر

کہا لچھمن نے صدا رام کی ہرگز یہ نہین
رام ایسے ہین نہین جو ہون عدو سے غمگین
چال کرتا ہے وہ آہو ہے سیہ کار لعین
زیر روباہ سے ہوتے ہین بھلا شیر کہین

جانکی جی نے مگر ہٹ سے ہٹایا اونکو
ساتھ اپنے ہی محافظ کا نہ بھایا اون کو

اس طرف خالی جو میدان ہوا راون آیا
جانکی سمجھین نہ ہرگز کہ یہ رہزن آیا
دان لینے کے لیئے بنکے برہمن آیا
تمھین تو عورت ہی نہ جانا کوئی بلجن آیا

خط تھا محدود حفاظت کو وہ اندر ہی رہین
کہا راون نے دیا جاتا ہے یون دان کہین

جانکی جی نے دیا حد سے نکل کر جب وان
جانکی جی کو اوٹھا لیگیا فورًا نادان
بنگیا اہل دغا بس وہین پورا شیطان
ابتو فرقت کا نظر آگیا پورا سامان

رام و لچھمن جو پھرے دشت سے گھر خالی تھا
جانکی جی تھین نہان کیسہ زر خالی تھا

اس جدائی کا اب احوال قلم کیا لکھے
کلک پر درد - یہ کیفیت غم کیا لکھے
حالت کلفت و اندوہ و الم کیا لکھے
حال بیتابی ارباب حشم کیا لکھے
خلق کو واقعہ جانکاہ یہ سمجھاتا ہے
کہ جو قسمت مین لکھا ہے وہی پیش آتا ہے

رام کا جانکی مائی سے بچھڑنا دیکھو
باغ اعزاز کا دم بھر مین اجڑنا دیکھو
اس طرح خوبیٔ قسمت کا بگڑنا دیکھو
آفت تازہ کے پھر پیچ مین پڑنا دیکھو
دورہ رنج و مصیبت بھی ہے عبرت کیلیئے
صبر ہے صرف دوا دفع مصیبت کیلیئے

سوچکر چاہیئے ہر کام کو کرنا بھائی
شوق سے ضد نے یہ تصویر الم دکھلائی
ہوئی غفلت - تو یہ فرقت کی مصیبت آئی
جب حفاظت نرہی چور نے دولت پائی
تھی یہ لیلا بھی ہدایت کے لیئے مد نظر
ورنہ کب جانکی مائی کو تھا راون سے خطر

اصل مین جانکی جی اور تھین محفوظ جو تھین
روپ مایا کا رہا بن مین فقط بنکے مکین
آگ مین سونپی گئین پہلے سے تھین کہ یقین
ورنہ جگ مات کو چھو سکتا تھا کب کوئی لعین
ساری لیلا پئے عبرت یہ نظر آئی تھی
شان قدرت کی اسی رنگ مین دکھلائی تھی

ہونیوالا تھا جو بدکیشیٔ راون کا ثبوت
زوجۂ غیر کو جو چھیڑے وہ پاپی ہے کپوت
اوس سے بدنیتی کی ہوگئی سرزد کرتوت
عقل رخصت ہو چڑھے حرص کا چھاتی پہ جو بھوت
ہے غضب شاہ کو عشق زن دیگر ہونا
تھا اسی پاپ سے منظور اوسے عزت کھونا

ہاے سیتا کے تڑپنے پہ بھی آیا نہ ترس
ہاے بن باس مین عورت کا یہ ہونا بے بس
یہ بھی سرکش نے نہ دیکھا کہ وہ ہین نیک نفس
ایسی حالت مین بھی یہ مکر یہ اظہارِ ہوس
کب یہ مردی تھی کہ دھوکا سری بھگوت کو دیا
شان یہ کیا تھی کہ غم اہلِ مصیبت کو دیا

یہ نہ دیکھا کہ ہنسینگے مجھے دنیا والے
کب وہ سادھو ہین جو آفت کے بنے پرکالے
چند دن بعد ہی جینے کے پڑینگے لالے
غیر کے ٹھگنے کو مالے ہین گلے مین ڈالے
راون ایسے جو بنے سادھو ہے دھکار اون پر
قہر خالق کا چلا کرتا ہے ہتھیار اون پر

گھر مین سمری کے گئے رام اوسے خوش کرنیکو
بھگت درشن کی عنایت سے جو تھے ترنے کو
نہ فقط اچھی غذا اون سے شکم بھرنے کو
نہ وہ کچھ جینے کو ڈرتے تھے نہ کچھ مرنے کو
بھگت کے بس تھے مہاراج تکلف کیا تھا
جوٹھے پھل کھا لیئے ظاہر مین۔ تاسف کیا تھا

اسجگہ لوگ نہ سمجھین کہ یہ مضمون ہے خلاف
کسکی جوٹھن ہے غذا کیسی ہو تقصیر معاف
مسئلہ چھوت کا اور پاک کا ہے بالکل صاف
قدرتی ذات کا آئینہ ہے بالکل شفاف
یہ تماشا تھا فقط بھگت کے بس ہونے کا
نہ رذیلون کے یہان کھا کے دہن دھونے کا

کھانے پینے کا جو دستور چلا آتا ہے
ہندوں کی جو صفائی کا ہی کھاتا ہے
جو خردمند ہین اون کو تو وہی بھاتا ہے
شانِ مذہب کا پتہ بھی ہی بتلاتا ہے
یار وصاف ہے نہ باہر ہو کہ دل شاد رہے
ہوٹلون مین تو رسوئین نہ بنے۔ یاد رہے

رام لچھمن کو سیتا جی کی جدائی تھی جو شاق — پوچھتے تھے وہ پتہ سب سے براہِ اخلاق
جستجو مین نئی گردش تھی میانِ آفاق — صدمۂ ہجر سے بیچین تھی جانِ مشتاق

راہ مین ایک جٹائی تھا بحالِ مجروح
رام کی یاد مین بے تاب تھی بس اوسکی روح

رام پہنچے جو وہان حالتِ مضطر دیکھی — حبلوان اوس طایرِ بسمل کی لتھون پر دیکھی
نیمجان نے بھی وہین صورتِ رگھبر دیکھی — بولا گذری ہوئی سب حالتِ ابتر دیکھی

جانکی جی کو لیئے جاتا تھا دس کند ادھر
یک بیک پڑگئی اوس سمت مری جاکے نظر

مین نے کی کوشش معقول رہائی کیلئے — خوب راون سے لڑا جانکی مائی کیلئے
ہوئی بیکار میری فکر بھلائی کیلئے — جان بلب اب ہون فقط راہ نمائی کیلئے

رام بولے جو ہو خواہش تو جِلا دون تجھکو
بہتر اس قیدِ مصیبت سے چھڑا دون تجھکو

بولا وہ بھگت کہ اب پاسکے قدم جاؤن کہان — کیا جیون دیکھون مین کیا صورتِ نیرنگ جہان
اب تو بس آپ ہی کا داس ہون دم کا مہمان — کہکے یہ آنکھون سے بس موت کا دیکھا سامان

رام نے اوسکو اگن داہ وہین پر دے دی
سُرگ مین اوسکو جگہ بادلِ مضطر دیدی

دیکھو جو اورون کی ہمدردی کیا کرتے ہین — ادھکا بھگوان ہی خود آکے بھلا کرتے ہین
جو جٹائی کی طرح جان دیا کرتے ہین — جاکے بیکنٹھ مین ایشور سے ملا کرتے ہین

یہ جٹائی کی کتھا گیان ہے دینیوالی
دل ہی وہ کیا ہے دیا دھرم سے جو ہے خالی

کسکندھا کانڈ

آ گئے ہنومنت بلی آ کے ملے رگھبر سے
پوچھکر حال وہ رونے لگے چشم تر سے

باتین کین یا فلک قال سے موتی برسے
کہا خدمت کو مین طیار ہون چشم و سر سے

انتو کیا رام کے پایک ہوئے بجرنگ بلی
اونکے کامون کے سہایک ہوئے بجرنگ بلی

تھا جو بجرنگ بلی جی کے رفیقون کا ہجوم
آئے سگریو بھی انگد بھی بحال مغموم

حال سب کو ہوا اس تازہ الم کا معلوم
مچگئی کوشش و تدبیر کی اس دشت مین دھوم

جستجو کے لیئے یہ فوج بڑی بےڈھب تھی
جانکی جی کے لیئے جان کی پروا کب تھی

سندر کانڈ

کوئی لنکا مین نہ جانے کے لیئے تھا طیار
تھے مہابیر مگر صاحب جوش و جرار

بحر ذخار تھا حایل تھی رسائی دشوار
رام سے بل کے بڑھے جانب بحر ذخار

پھاند کر جا کے سمندر کو وہ لنکا پہنچے
جہان منظور رسائی تھی وہین جا پہنچے

راہ مین ان سے جو بگڑا وہ مٹا صورت حرف
آہنی پنجہ تھا جسکا وہ گلا صورت برف

ہوئی بیکار شریرون نے جو کی طاقت صرف
ظرف انکا تھا بڑا ہار گئے سب کمظرف

راہ مین ملکے بھبیکھن سے بصد عز و شرف
گل مطلب کے لئے پہنچے گلستان کیطرف

جانکی سے ملے۔ حال رہ دشوار کہا
حال پژمردگی ہر گل گلزار کہا

حال بےتابی رام و لکھن زار کہا
جانکی جی نے بھی حال خلش و خار کہا

قاصد رام نے دی خوب تسلی اون کو
دی پئے صبر سیاپت کی انگوٹھی اون کو

جانکی جی نے دعا دی کہ ہو اقبال بلند
اپنا زیور دیا اور بولین کہ اے دانشمند

دائمی عمر ملے بھگت رہے ہر کی پسند
رام کو دینا نشانی میری ہو کر خرسند

کہنا ہے آپ کے اب جان کی کچھ خیر نہین
جان لینے کے لیۓ کم خلش غیر نہین

الغرض وان سے ہنومان سو رام آئے
لنک کو خاک سیہ کر کے نکو نام آئے

کر گئے ہر کام کو پورا وہ خوش انجام آئے
رام کے چرنون کے نزدیک با آرام آئے

حال ماضی کو بیان کر دیا تفصیل کے ساتھ
کہا بس آپ کا اقبال ہی تھا میرے ساتھ

شری ہنومنت بلی جی سے بہت خوش ہوئے رام
عمر جاوید ملے۔ لطف کی صورت ہو مدام

دی دعا سارے زمانے مین رہے آپکا نام
دیوتاؤن مین ہو توقیر۔ ہو اقبال غلام

الغرض جنگ و جدل کے ہوئے سامان بہم اور
پۓ سر کوبی کفار لگا ہونے غور

نیل و نل نے کیا طیار سمندر مین وہ پل
پتھرون ہی سے وہ طیار ہوا پل بالکل

لنکا کانٹ

دیکھ کر جسکو تحیر مین تھی عقل جزو کل
فوج اوس پار جو اتری تو بہت مچگیا غل

آمد آمد کا ہوا شور صف دشمن مین
خبرین اسکی گئین انجمن راون مین

رام کی فوج مین بندر تھے کرورون بھرتی
دیوتاؤن کا یہ اوتار تھی۔ کیونکر ڈرتی

فوج ریچھون کی بھی تھی ہر کام مین جرأت کرتی
جیتنے والی یہ سینا تھی تو کیون کٹ مرتی

جامونت انگد و سگریو بڑے بانکے تھے
لڑنے والے یہ بہادر صف میدان کے تھے

الغرض پہلے لڑائی کا جما رنگ عجیب
خوب ہی جدّ رہی خانۂ دشمن کے قریب
نہوئی ہار کسیکو نہ ہوئی فتح نصیب
باہمی جنگ مین پیش آئے تھے سامانِ غریب
اگن کے بان کبھی چلتے تھے رن کے اندر
جل کے بھی بان پہنچتے تھے بدن کے اندر

بان شکتی کا جو راون کے پسر نے مارا
بگڑی حالت تو سنبھلنے کا کسے تھا یارا
زد وہ لچھمن پہ پڑی زور گھٹا جی ہارا
رام کے آنکھوں سے اشکونکی تھی جاری دھارا
کہتے تھے ہائے برادر بھی چھٹا جاتا ہے
رنگ کیا بخت زبون پھر مجھے دکھلاتا ہے

ایسی حالت مین ہنومان ہی پھر کام آئے
راہ مین زور بہت لوگون نے گو دکھلائے
جا کے پربت ہی سجیون کا اٹھا کر لائے
بھرت سے ملتے ہوئے جانبِ لنکا دھائے
یہ دوا آئی تو لچھمن کے بجا ہوش ہوئے
غُل صحت ہوا - دُکھ پچھلے فراموش ہوئے

ہوئی صحت جو ادھر جنگ کا پھر چمکا رنگ
لڑنے والونکے دلونمین وہ نمایان تھی اومنگ
کیا بیان کوئی کرے کیسے لڑائی کے تھے ڈھنگ
نظر آتا تھا ہر اک پہنے ہوئے جامۂ جنگ
سر کٹے جاتے تھے لاکھون کے ہزارون تھے ہلاک
ہو کے مجروح تڑپتے تھے بہت سے سرِ خاک

رام کا تیر بنا تھا جو اجل کا پیغام
مچگئی دھوم ۔ بجا فتح کا ڈنکا سرِ شام
راون اور اوسکے اعزا کا ہوا کام تمام
فتح یہ روز دسہرہ کی ہے مشہورِ عوام
دیوتا شاد ہوئے پھول فلک سے برسے
حال یہ قابلِ تحریر ہے آب زر سے

جانکی جی بھی ہوئین قید الم سے آزاد
اگن نے دی وہ امانت کہ جو تھی نیک نہاد

تخت لنکا بھی بھبھیکھن کو ملا با دل شاد
جانکی جی تھین جو اصلی وہ ملین حسب مراد

اب تو ہے وا بسی ملک اودھ کا سامان
جسکو دیکھو ہے وہ ہمراہی کا دل سے خواہان

اوتر کانڈ

چمکی قسمت تو مٹی رنج و الم کی بنیاد
گذری بن باس مین بھی چودہ برس کی میعاد

وان سے سب ساتھی روانہ ہوئے حسب ارشاد
تو نگر بن سے اجودھیا مین ہوئے رام آباد

رانیان خوش ہوئین خوبی سے ہوا بھرت ملاپ
راجگدی ہوئی مختار ہوئے رگھبر آپ

رنج ماضی ہوا کافور۔ خوشی کا تھا ظہور
انتظامات مناسب سے تھا ہر دل مسرور

دھرم کے جو تھے موافق ہوئے جاری دستور
رام کو سب کی بھلائی رہی دل سے منظور

جو تھے غمناک۔ طربناک ہوئے شاد ہوئے
جو تھے پابند الم۔ خرم و آزاد ہوئے

مختصر حال تو یہ سب نے سنا خوب ہوا
رام کو قتل کا ہنگامہ نہ مرغوب ہوا

اب نتیجہ تو سنین کیسا خوش اسلوب ہوا
انکی نظرون مین بھی یہ واقعہ معیوب ہوا

بعد جنگ ایسا دکھایا اثر آب حیات
جی اوٹھے لاکھون تو لاکھون کو ملا نقد نجات

راون ایسا تھا بلی جسکا تھا ثانی مشکل
تھا جو مغرور تو واجب تھی سزائے کامل

تابع حکم تھے سب آب و ہوا آتش و گل
ہو گئے قدرت خلاق سے بیدا قاتل

ڈر جسے تھا نہ اجل سے وہی مغلوب ہوا
دھیان بردانون کی پابندی کا بھی خوب ہوا

راچھسون کا وہ کہان لشکر خونخوار وجری
شاہ لنکا کی وہ زور آوری و فتنہ گری

کہان سونے کی وہ لنکا وہ سمندر کی تری
اوسکے فرزند و برادر مین بھی طاقت تھی بھری

ایسی حالتین بھی ظاہر ہوا جو کچھ بیتی
فوج کس شان کی تھی کس نے یہ بازی جیتی

سچ ہے ہوتا ہے وہی رام کو جو ہو منظور
رحم و انصاف کے بھی مد نظر ہین دستور

فیض بخشی مین بھی ہے نام مبارک مشہور
انکی لیلاؤن سے دنیا کو نصیحت ہے ضرور

رحم کی حد بھی دکھائی بصد اعزاز و حشم
جسکو مارا اوسے تارا بھی بصد لطف و کرم

سب نے دیکھا کہ ہنومان نے کیا کام کیا
فکر آسایش ذاتی تھی۔ نہ آرام کیا

جو تھا مشکل بس اوسی کام کو انجام کیا
نامور کیون نہ یہ ہون کام ہی سے نام کیا

اپنے مخدوم کا خادم جو وفادار ہوا
مدح و بخشش کا زمانے مین سزاوار ہوا

دیکھو بھگوان نے ہنونت کو پدوی کیا دی
بل دیا نام دیا بھگت کی بھی اچھیا دی

جس جگہ آپ ہین موجود وہین جا جا دی
چلین اچھا دیا۔ دی چال جتی کی سادی

جو کرے خدمت بجرنگ بلی کامل ہو
انکی امداد ہی سے رام درس حاصل ہو

رام کے نام پہ ہنونت ہین دلسے قربان
بلا ایک انکو دیا خوش تھے جو اُنسے بھگوان

رام ہی رام کہا کرتے ہین ہر دم ہر آن
آپ کے ذہن مین کچھ اُس کے جا دی دھیان

بیش قیمت وہ جو دانے تھے ادھین توڑ دیا
پوچھا لوگون نے کہ کیا تم نے کیا توڑ دیا

بولے بجرنگ بلی کیا ہے یہ حیرت کا مقام
یان تو بھگتی نے کیا تھا دل اقدس مین قیام

دیکھتا تھا کہ کہین دانون پہ ہے رام کا نام
لوگ کہنے لگے کیا فہم ہے کیا عقل ہے خام

دیکھو تو اپنے بدن مین ہے کہین رام لکھا
مثل قسمت ہے کہین نقشہ ہر نام لکھا

آپ نے چھاتی پہ ناخن سے لگایا جو شگاف
اب کرین غور فرا دل مین سب اہل انصاف

ہڈیون پر بھی نظر رام کا نام آگیا صاف
کیون نہ آئینہ مطلب کی ہو صورت شفاف

جسمین اس قسم کی بھگتی ہو وہ کیون شاد نہ ہو
ہو جہان رام بھجن کیون وہ گھر آباد نہ ہو

دھن باد اونکو جنہون نے لکھے بھگوت چرتر
ہین مفید آپ کے سب عشرت عسرت کے چرتر

رام وسنیا وہنومان کی عظمت کے چرتر
حسن واخلاق کے انداز حکومت کے چرتر

بالمیک ایسے ہوئے نامور و نیک قیاس
خوب ہی لکھ گئے اس رام کتھا کے اتہاس

رام کے نام پہ قربان جو تھے تلسی داس
رام کا نام وہ جپتے ہین جو ہین نکتہ شناس

اونکو بھی رام کے درشن ملے پوری ہوئی آس
اسکی عظمت سے وہ واقف ہین جو ہین نیک قیاس

دیکھو اب رام کو زنہار نہ کوئی بھولے
اسم اعظم یہ خبر دار نہ کوئی بھولے

اے تمنا یہ بیان پڑھنے کے لایق ٹھہرے
کیا تعجب ہے یہ میری نظم یہ فایق ٹھہرے

رام کے حکم سے مقبول خلایق ٹھہرے
داد ملجائے جو اس نظم کا شایق ٹھہرے

جو پڑھے اسکو رہین اوسپہ سریرام سہاے
اس تمنا کو بھی اب نقد تمنا ملجائے

شری سیتارام اشٹک

(۱) اَبناسی۔ سری اودھ نواسی۔ جگ بندن۔ رگھنندن ہو تم۔
جگ پالن۔ روپ دل سنگھارن لنکا دھیش نکندن ہو تم

(۲) اودھ بہاری جگ ہتکاری۔ کرتا دھرتا کارن ہو تم
سیتارام اہلیا تارن۔ ایشر۔ دکھ اُبارن ہو تم

(۳) گُرنامے۔ سیتابر۔ رگھوبر۔ من موہن۔ من رنجن ہو تم
بھو دکھ ناسی۔ اودھ بلاسی۔ دشٹ سے بھے بھنجن ہو تم

(۴) دینا ناتھ۔ بشن چھب دھاری۔ گج کے بندھ چھڑایا ہو تم
بھو ساگر سے پار لگیا۔ جو انچھر نا دکھویا ہو تم

(۵) بامن روپ دھریا ہو تم۔ بل نبت درشن دیا ہو تم
بگڑی بات بنیا ہو تم سبکی لاج رکھیا ہو تم

(۶) راچھس مارے پاپی تارے۔ اچل اٹل بلونتا ہو تم
گیانی ہو تم۔ دھیانی ہو تم۔ داتا ہو سری کنتا ہو تم

(۷) شو دھن توڑا۔ ناتا جوڑا۔ سیتا کے سکھدایک ہو تم
گھر چھوڑا۔ رتھ بن کو موڑا۔ بشوامتر سہایک ہو تم

(۸) لنکا چھین بھبھیکن دینھی۔ رچھیا کینھہ دیالو ہو تم
ٹیرشنی بھگتن سدھ لینی۔ ایشر۔ جگت کرپالو ہو تم

(۹) چھتر مکٹ پیتمبر دھاری۔ روپ وان منموہن ہو تم
دھنش بان کی شوبھا نیاری۔ ابھ ناشی دکھ بھنجن ہو تم

(۱۰) جگ سے نیاری۔ بات تمہاری۔ دینن کے سکھدائی ہو تم
صورت پیاری۔ بین بلہاری۔ دیو درشن۔ رگھورائی ہو تم

(۱۱) داس تمنا سرن تمہاری سیتا جی کے پیارے ہو تم
اس جوڑی پر تن من واروں۔ سیتارام ہمارے ہو تم

رامائن کے اخلاقی نتائج

رامائن کے مطالب اخلاقی روح کا قالب ہین کون مضمون ہے جو نصیحت مشحون نہین پابندی قول سعادتمندی اولاد۔ اطاعت والدین۔ برادرانہ جوش خون محبت شوہر۔ پاداش اعمال سزاے بدکاری۔ رفاقت ہمدردان یکجہتی و اتفاق وغیرہ کے جو عملی نتائج ذہن نشین ہوسکتے ہین وہ اہل زمانہ کیلئے اخلاقی زندگی کا ایک قابل تقلید دستور العمل ہین ان نتائج کا لب لباب نذر ناظرین ہے۔

بال کانڈ۔ (رام اوتار) زندگی ہین لاولدی سے بے لطفی حصول اولاد کی ضرورت سوتیلے بھائیون ہین یکسان جوش خون (بسوامتر کا گون) گرو بھگتی۔ گرو سیوا۔ اسکی برکتین۔ شاد تا رشاد ماہیچ بر فتحیابی سے کہ کرد کہ نیافت کے عبرتناک سبق (اہلیا تارن) مہر اسکی ہو تو خورشید بھی ذرہ ہوجاے۔ (دھنش جگیہ) ہر کہ شمشیر زند سکہ بنامش خوانند

اجودھیا کانڈ (راج تلک) من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال۔ (کیکئی کی ہٹ) اک تیلی یگ مین ملے تو الجھن ہو دینا ڈوے سوتیلی گھر مین رہے تو سکھ کہان سے ہووے۔ (راجہ دسرت کا پرن) جان جاے نہین عہد بات نہ جانے پاے (لچھمن جی کی رفاقت) زور اور نہین قوت بازو کے برابر۔ ہے لطف جو بھائی ہون ترازو کے برابر۔ (سیتا جی کی ہمراہی) لطف بلبل کو ہے کیا گل جو چمن ہی مین نہین جسم کس کام کا جب روح بدن ہی مین نہین۔

آرنیہ کانڈ (صحرا نوردی) جو ہے غربت مین بھی خوش یاد وطن اسکو کیا + خار و گل جسکو ہین یکسان تو چمن اسکو کیا (بھرت جی کا اصرار واپسی) قول سے اپنے جو ہین مرد نہین ہٹتے ہین + جو قدم بڑھ چکے آگے وہ کہین ہٹتے ہین۔ (سیتا ہرن) سپ نکھا کی حماقتون سے لنکا کی تباہی کی ابتدا۔ راون کی دغابازی سے حسب موقع عارضی کامیابی سیتا جی کی خودرائی سے مصائب مین گرفتاری جٹایو کی غائبانہ ہمدردی و جان نثاری۔ خدمات لائقہ کے صلہ مین نجات ابدی۔

کسکندھا کانڈ۔ (ہنومان جی کی ملاقات) ہرکہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ (سگریو کا بیاہ) مردے ازغیب برون آید و کارے بکند۔ (بالی کی موت) اسے نخوت سے کوئی جام جو بھر لیتا ہے۔ آسمان اسکا وہین کاسہ سر لیتا ہے۔

سندر کانڈ (جانکی جی کی تلاش) جوئیندہ یابندہ۔ (لنکا داہ) ہوتا ہے لاکھ کا گھر ایک جفاکاری سے۔ آگ بھی ہوتی ہے خاک اپنی ہی چنگاری سے۔ (بھبیکھن کی راون سے مفارقت)۔ نفاق جب ہو تو پھر کیوں نہ پھیر جھاڑ ہو کہ نہو + فساد خون سے بدن مین بگاڑ ہو کہ نہو۔ (بھبیکھن کی سری رامچندر جی سے ملاقات) بڑون سے ملتے ہین ہے منزلت جنکے مقدر مین + سمندر بنتا ہے دریا جو ملتا ہے سمندر مین۔

لنکا کانڈ۔ (راون وغیرہ کی موت) ملک الموت کا جسوقت پیام آتا ہے + زور کام آتا ہے اقبال نہ کام آتا ہے جب کھلتی عقل کی آنکھین تو یہ بولے مغرور + صبح ساتھا جو یون سر شام آتا ہے۔ (سیتا جی کی آزادی) کوشش اہل ہوس نہین خالی جاتی سیپ ہے تہ سے سمندر کے نکالی جاتی۔ فقط

تاریخ از نتائج طبع منشی ماتا پرشاد صاحب متخلص نیسان لکھنوی برادر مصنف کتاب

تمنا نے وہ راماین لکھی ہے نظم اردو میں
تُچھل کا ایچ منور تو سدھ ہو جو کا منا پورن
لکھا یون مصرع تاریخ تصنیف اسکا نیسان نے

کرے جو بات ہمکا صدق سے ہوا اُسکی تارا ہن
دیا ہے سرب سُکھ دین بھگت کو سیوک کو نارائن
نصیحت خیز کیا اردو میں لکھی پاک راماین

١٩٠٧

تاریخ طبعزاد منشی دوارکا پرشاد صاحب افق برادر مصنف کتاب

کی تمنا نے رقم نظم مین یہ راماین
سال تصنیف و اشاعت کا عیان ہو جائے

موہنی سے ہے ہوا دل کے لیے سحر کلام
اے افق کہہ وجود و بار رسمی سیتارام

١٩٦٣

تاریخ طبعزاد بابو لکشمی سہاے صاحب فرزند مصنف کتاب

جو سیتارام کی لیلائین لکھین میرے والد نے
کرم نے پڑھ دیا یہ مصرع تاریخ برجستہ

رہیگا فیض انکا تا ابد آفاق مین باقی
پسند طبع - دیکھو - خوب راماین ہے اخلاقی

١٩٠٧

تاریخ طبعزاد بابو لال بہاری لال صاحب متخلص بہ بہار ولد منشی گیا پرشاد صاحب رئیس قصبہ کوساونی ضلع مین پوری

نظم کی ہے کیا تمنا نے یہ راماین پوتر
کر تمنا ہے تجھے سبت کی اے فکر بہار

ہے یہ اوپدیشک کہ شبھ چنتک سکھد ایک سکھ بتر
شوق سے کہدے ہین سیتارام کے دلکش چرتر

١٩٦٤

تاریخ طبعزاد بابو گوری سہاے صاحب متخلص بہ نور نور نظر مصنف کتاب

میرے والد نے جو راماین یہ اخلاقی لکھی
غور کی حاجت نہین اے نور فضل رام سے

ہے حقیقت مین مفید خلق و فرد روزگار
ہر سمت کہد و بس لفظ تمنا چار بار

١٩٦٣

محررہ بندہ بشمبر دیال ساکن محلہ ٹکیہ لکھنؤ

فہرست تصانیف منشی رام سہائے صاحب تمنا

کتب مذہبی

رام لیلا منظوم ۴ر
بشن لیلا ” ۲ر
ہنومان چالیسا۔ ۰ر
بجرنگ سادھکا۔ ۰ر
گوربواہ منظوم۔ ۰ر
گیتا مہاتم۔ ار
بجرنگ چالیسا
بشن چالیسا۔
کرشن اشٹک
شیوا ئشٹک
ہنومان سادھکا
گنگا اشٹک
خلاصہ رامائن اردو
ناگری
سورج اشٹک۔
گنیش اشٹک
خلاصہ رامائن اردو
رام بھاشا اشٹک بھاشا
ہنومان اشٹک
مہادیو اشٹک
کرم بپاک
کرشن دھیان درپن
دیوی اشٹک بھاشا
رام اشٹک
رہس پنچ دھیانی
” ان ہنرکا فہم۔
بال کانڈ
سندر کانڈ۔
دھرم درپن۔

رام دھیان درپن
شیو دھیان درپن
استوتر نورتن۔
گلدستۂ دھرم پرکاش

اخلاقی و درسی

رسالۂ ضروریات ہند ۴ر
اردو نویسی۔ ” ار
تاریخ صحت ”
نظم مفید الترکیب
رسالۂ خط شکست
زیور حیات۔
رسالۂ خوشخطی منظوم۔
رسالۂ ورزش جسمانی
تعلیمی جنتری
گلدستۂ تمنا منظوم۔ ار
رسوم التعلیمات۔
اسکول ڈکشنری
رسالۂ مضامین اخلاقی۔ ۴ر
پدرنامہ و پسرنامہ
مرقع تعلیمی حصۂ اول ار
کیمیاے دولت۔
نظم ہر دلعزیز۔
تعلیمی ناول۔
ترکیب بند تمنا
قیصر سبھا۔
رسالۂ اصول ملازمت۔
ضرب الامثال منظوم
تقدیری کرشمہ۔
آئینۂ معلومات
نسخۂ تندرستی

ریاض اخلاق منظوم۔

تاریخی

احسن التواریخ
افضل التواریخ
اشرف التواریخ
نیپال سماچار ۴ر
یادگار جوبلی ار ۸
گلگشت باغ لکھنؤ۔
یادگار قیصری۔
یادگار تاجپوشی۔
رسالۂ تہنیت ریاست دوسادان
رسالۂ یادگار سررشتۂ تعلیم اودھ

قومی

یادگار گلدستۂ کانفرنس
گلدستۂ پرکاش
گلدستۂ اوپدیشک
گلدستۂ سنگیت
آئینۂ حالات کانفرنس پٹنہ ۴ر
خیرخواہ چترگپت سبھا۔

متفرق

مثنوی سنبلستان حیرت ار
یادگار ریاست بھوپال۔
ریاست الور
نظم دلپذیر
گلدستۂ باغ کشمیر
فتحنامۂ اسد جنگ
چمنستان میسور
گلدستۂ باغ نشاط
مجموعۂ غزلیات
آرائش خلوت۔

مثنوی گلزار فرنگ ۲ر
کلیات تمنا۔
مجموعۂ تواریخ واقعات۔
مثنوی سلک گوہر
دعاے سحر منظوم۔ ار
تونبی بار کا انگریزی قصہ ار
ایکنون کا طلسم۔
اعمال نامۂ زن کرپدی۔

تالیفات سرکاری

اخبار سررشتۂ تعلیم اودھ کی جلدین
من ابتداے ۱۸۷۸ء لغایت ۱۹۱۵ء، ۲ جلد۔
رپورٹ سالانہ سررشتۂ تعلیم ضلع سیتاپور من ابتداے ۱۸۸۸ء لغایت ۱۹۰۵ء، جلد۔

کیفیت

عام ملکی قدردانی کے علاوہ بمقام ریاست حیدرآباد۔ ریاست خیرپور سندھ۔ ریاست نیپال ریاست بھوپال۔ ریاست رامپور ریاست محمود آباد ریاست لمار وغیرہ سے بصلۂ قدردانی کلام انعامات قدر افزا خوشنودی مزاج عطا ہوے اور محکمہ جات صیغۂ تعلیم ہند نے مجموعہ خریدی کتب مصنف کی منظور فرمائی اور بہت سا کلام داخل کورس تعلیم سرکاری فرمایا ملکی اخبارات میں بہت سا کلام اخلاقی چھپکر شائع ہو چکا ہے۔ یادداشت جن کتابون کے سامنے قیمت لکھی گئی ہے وہ ہند پریس لکھنؤ کے دفتر سے مل سکتی ہین۔